

20782 - کیا پوتا اپنے دادے کا وارث بنے گا؟

سوال

میں نے سنا ہے کہ اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کا والد زندہ ہو اور اپنے پیچھے اولاد چھوڑے تو اس کی اولاد دادے کے وارث نہیں بنیں گے، میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آیا یہ شریعت اسلامیہ کے مطابق صحیح ہے کیونکہ میرے خیال میں یہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسی غیر عادلانہ تقسیم کا حکم دیں اور خاص کر اس صورت میں اور پھر یہ یتیم بچے تو بہت زیادہ دیکھ بھال کے محتاج ہیں، اگر یہ حکم واقعی صحیح ہے تو پھر اس کے لیے کچھ شروط ہونی ضروری ہیں۔

تو کیا اس مسئلہ کو شریعت اسلامی کے احکام وراثت سے قرآن و سنت کے دلائل کی روشنی میں وضاحت کرنا ممکن ہیں؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

آپ نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ باپ فوت ہو جانے کی صورت میں اس کی اولاد اپنے دادا کے وارث نہیں بنیں گے صحیح ہے لیکن اس کی ایک شرط ہے کہ فوت ہونے والے دادے کا کوئی ایک یا ایک سے زیادہ بیٹا زندہ ہو تو اس صورت میں پوتے بیٹے کی موجودگی جو کہ ان کا چچا بنتا ہے دادے کی وراثت سے محروم ہونگے۔

لیکن اگر دادے کا کوئی بیٹا زندہ نہیں تو پوتے دادا کے وارث ہونگے۔

اور عام لوگوں کا جو یہ خیال ہے کہ پوتے اپنے والد کا حصہ حاصل کریں گے اجماع کے خلاف ہے اس بنا پر کہ وراثت کی شرط میں شامل ہے موروث (یعنی جس کا وارث بنا ہے) کی موت کے بعد وارث زندہ ہو، لہذا جب بیٹا پہلے ہی فوت ہو چکا ہے تو یہ مستحیل ہے کہ بعد میں مرنے والے والد کی وراثت میں اس کا حصہ ہو۔

المنہاج کی شرح تحفة المحتاج (6 / 402) میں مذکور ہے کہ: (اگر دو قسمیں اکٹھی ہو جائیں) یعنی صلیبی اولاد اور بیٹے کی اولاد یعنی پوتے (لہذا اگر صلیبی اولاد میں اگر بیٹا ہو) اکیلا ہو یا لڑکی کے ساتھ (تو پوتے محروم ہو جائیں گے) اجماع کے مطابق۔

لیکن جس حالت میں پوتے وارث نہیں بنیں گے اس میں ان کے لیے ایک تہائی حصہ میں سے وصیت کرنا مستحب ہے اور خاص کر جب وہ محتاج اور فقراء ہوں تو وصیت مستحب ہے۔

اور جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ :

پوتے دادا کی وراثت کے ایک شرط کے ساتھ وارث بنیں گے کہ اس کا کوئی بیٹا زندہ نہ ہو اور اگر اس کا بیٹا زندہ ہوا (چاہے یہ بیٹا ان کا والد ہو یا ان کا چچا) تو وہ پوتے وارث نہیں بنیں گے علماء کرام کا اس پر اجماع ہے ۔

اور مسلمان پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ اس کا اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فیصلہ کر دیا ہے وہ عادلانہ ہے اور اس میں حکمت و رحمت ہے اگرچہ اسے اس کا علم نہیں اور اس کے لیے وہ پوشیدہ ہے، اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے وہی چیز مشروع کرتا ہے جس میں ان کی صلاح و کامیابی اور فلاح و سعادت ہے فرمان باری تعالیٰ ہے :

اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے سختی نہیں البقرة (185)

اور دوسرے مقام پر فرمایا:

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے تخفیف کر دے کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے النساء (28)

اور ایک مقام پر فرمایا:

سو قسم ہے آپ کے رب کی یہ اس وقت تک مؤمن ہی نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس کے تمام اختلافات میں آپ کو حاکم نہ تسلیم کر لیں اور پھر آپ ان میں جو فیصلہ کر دیں اس سے وہ اپنے دلوں میں کسی بھی قسم کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ تسلیم کر لیں النساء (65)

اور سورة احزاب میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اور کسی مؤمن مرد و عورت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا یاد رکھو جو بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے گا وہ صریح اور واضح گمراہی میں پڑے گا الاحزاب (36)

اور سورة مائدة میں کچھ اس طرح فرمایا:

یقین رکھنے والے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلے کرنا والا اور کون ہو سکتا ہے ؟ المائدة (50) مزید تفصیل کے لیے آپ مندرجہ ذیل سوال نمبروں کے جوابات ضرور دیکھیں: (1239) (13932) (22466)

واللہ اعلم .